OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com
DOI: https://doi.org/10.53575/u19.v6.02(22)208-217

غالب شکن یگانہ چنگیزی اور اہلِ لکھنؤ

Ghalib Shikan Yagana Changaizi and Ihle Lakhno

Dr. Irfan Ullah Khattak
Associate Professor Urdu, Government Post Graduate College, Banu.

Received on: 15-05-2022 Accepted on: 18-06-2022

Abstract

Mirza Wajid Hussain, known as Yagana Changezi, was born in Azeemabad (Patna).He belonged to the famous dynasty of Changez Khan. Urdu literature remained indebted to him for his manly poetic tone and choice of diverse themes. He tried to curtail the deplorable and lamenting picture of the lover,often painted with, in Urdu literature. This practice badly affected his works and supress the subtleness of poetic expression yet he became a voice of the restless and impatient souls of twentieth entury.

Keywords: Ghalib, Yagana Changaizi, Lakhno

مرزا واجد حسین المعروف یاس یگانہ چنگیزی، تاریخی نام مرزا افضل علی بیگ ۲۷ ذوالحج ۱۳۰۱ھ بمطابق ۱۷ اکتوبر ۱۸۸۴ء کو جمعہ کے دن عظیم آباد (پٹنہ) کے تاریخی محلہ مغل پورہ میں پیدا ہوئے۔ عظیم آباد کا یہ محلہ تیموریوں، چغتائیوں اور قزلباشوں کا مسکن تھا۔

یگانہ کے جد امجد مرزا حسن بیگ، جو کہ چنگیز خان کی نسل سے تھا۔ مغلیہ دور حکومت میں ایران سے ہند آیا اور یہاں پیشہ سپاہ گری اختیار کی۔ بہتر خدمات انجام دینے کے صلے میں کئی ایک جاگیریں حاصل کیں اور عظیم آباد میں مستقل سکونت اختیار کی۔ ان جاگیروں میں سے موضع رسول پور وراشتاً یگانہ کے حصے میں آیا۔ یگانہ کے تیرہ بہن بھائی تھے جو سب کم سنی میں فوت ہو گئے سوائے ایک بہن چندا بیگم کے، خود چندا بیگم نوجوانی ہی میں شادی کے چند ماہ بعد ایک وبائی مرض میں مبتلا ہو کر چل بسی۔

یگانہ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ واقع مغل پورہ میں حاصل کی۔ بعد میں وہ محمڈن اینگلو عریبک سکول عظیم آباد میں داخل ہوئے اور قابلیت کی بناء پر وظیفہ بھی پاتے رہے۔ میٹرک انھوں نے ۱۹۰۳ء میں کلکتہ یونیورسٹی سے پاس کیا۔ میٹرک کے بعد یگانہ کچھ عرصہ نواب کاظم علی خان رئیس سنگی دالان عظیم آباد کے پوتے نواب ابوالحسن کو پڑھاتے رہے اور پھر میرزا محمد مقیم بہادر (مٹیا برج) کلکتہ کے بچوں کے اتالیق مقرر ہوئے لیکن وہاں کی آب و ہوا راس نہ آئی لہٰذا خرابی صحت کی وجہ سے واپس عظیم آباد آ گئے۔

عظیم آباد میں بھی جب صحت مسلسل خراب رہنے لگی تو ۱۹۰۵ء تبدیلی آب و ہوا کی خاطر لکھنو آ گئے۔ یہاں اس کی طبیعت کو سنبھالا۔ لہٰذا لکھنو میں مستقل طور پر رہنے لگے اور پھر بعد میں شادی بھی یہاں کی۔ آپ کی بیگم اپنے اصل نام "کنیز حسین" کی بجائے "یگانہ بیگم" کے نام سے زیادہ مشہور ہوئی۔ میاں بیوی میں تعلقات کافی مثالی رہے۔ یگانہ کے ہاں سات اولادیں ہوئیں۔

یگانہؔ کانہ صرف تخلص یگانہؔ تھابلکہ کلام میں بھی یگانہ ءروزگار تھے۔فارسی اور اردو پر اُنہیں مہارت حاصل تھی۔بقول شخصے

فارسی شکراست، عربی معتبراست، اُردو ہنر است

اور یگانہؔ نے اپنے فارسی کلام سے اسے شکر ثابت کیا حالانکہ فارسی کی روایات اور مٹھاس کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اور اس زبان کی عظمت کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ یہ اُردو کی استاد زبان ہے۔غالبؔ اور اقبالؔ جیسی قدآور شعراءاسی زبان میں اپنے کلام پر فخر کرتے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسے دیس باہر کیا گیا۔یاس یگانہ چنگیزی کیؔ ایک فارسی رباعی ملاحظہ ہو جس سے محظوظ ہوں اور سر دُھنیں:

یادآمدہ آں چناں گناہم کہ مپرس

دارم زدل خویش گواہے کہ مپرس

تاسنگ برآئینہ ءامید زدم

دزدیدہ ام بہ سینہ آہے کہ مپرس(۱)

ترجمہ: یہ نہ پوچھو کہ کون سا گناہ حافظے میں تازہ ہوا ہے، میرا دل ایسا گواہ بنا ہے جس کی گواہی بیان کرنے کے قابل نہیں، جب ہم نے اپنے ہی آئینے پر پتھر کھینچ کے مارا تو مت پوچھو کہ آہِ دل کو کس طرح دل میں چھپایا، یا قابو کیا۔

یاس یگانہؔ چنگیزی کو اردو ادب میں غالبؔ شکن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔غالبؔ کو اپنی شاعری پر ناز تھا وہ زمانے کی ناقدری پر بھی گرمئ نشاط تصور سے نغمہ سنج ہوتا اور اپنے آپ کو عندلیب گلشنِ ناآفریدہ سمجھتا لیکن یگانہؔ کو بھی وہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔اُن کے مطابق مستقبل یگانہؔ کا ہے اور غالبؔ صرف افسانہ بن جائیں گے۔فرماتے ہیں:

کاریست کہ از دستِ یگانہؔ شدنی ست

ایں مرد کہ یکتائے زمانہ شدنی ست

بر باد دہد دفترِ پارینہ را

غالبؔ پسِ امروز فسانہ شدنی ست(۲)

ترجمہ: یہ وہ کام ہے جو یگانہؔ کے ہاتھوں ہی ہونا ممکن ہے، یہ وہ انسان ہے جس نے ایک دن یکتائے زمانہ بننا ہے، میں نے پرانی کتابیں اُڑا دی ہیں، آج کے بعد غالبؔ صرف فسانوں میں تمہیں ملے گا۔

یگانہ کا اردو غزل پر یہ احسان ہے کہ انھوں نے اس کو نہ صرف طاقت و توانائی سے بھرپور مردانہ اور بلند آہنگ لہجہ عطا کیا بلکہ اس کے موضوعات میں بھی تنوع پیدا کیا۔نابالغ عشقیہ اور خود ترحمی کے جذبات کو، کم ہمتی اور رونے دھونے کو اردو غزل سے خارج کرنے کی کوشش کی۔اگرچہ اسی چیز نے کسی حد تک اس کے کلام سے خوشگواری چھین لی لیکن بیسویں صوی کے بے چین و بے قرار انسان اور اس کے نفسیات کی جس طرح

ترجمانی یگانہ نے کی یہ اس وقت کی اردو غزل میں ایک نیا رخ، نئی سمت اور نئے منزل کا پتہ دینے والا عنصر تھا۔ اس لیے کئی ایک اہل نظر یگانہ چنگیزی کو جدید اردو غزل کا نقطہ آغاز سمجھتے ہیں۔

نمونہ کلام:۔

مستانہ رقص کیجیے گرداب حال میں
بیڑا ہے پار ڈوب کر اپنے خیال میں
مصیبت کا پہاڑ آخر کسی دن کٹ ہی جائے گا
مجھے سر مار کے تیشے سے مر جانا نہیں آتا
زمانے پر نہ سہی دل پر اختیار رہے
دکھاوہ زور جو دنیا میں یادگار رہے
امید و بیم نے مارا مجھے دوراہے پر
کہاں کے دیر و حرم، گھر کا راستہ نہ ملا

خواہ پیالہ ہو یا نوالہ ہو
بن پڑے تو جھپٹ لے بھیک نہ مانگ
بس ایک نقطہء فرضی کا نام ہے کعبہ
کسی کو مرکز تحقیق کا پتا نہ ملا
خدا میں شک ہے تو ہو موت میں نہیں کوئی شک
مشاہدہ میں کیس احتمال ہوتا ہے
ایسے دو دل بھی کم ملے ہوں گے
نہ کشاکش ہوئی نہ جیت نہ ہار
کس کی آواز کان میں آئی
دور کی بات دھیان میں آئی
علم کیا ہے علم کی حقیقت کیا
جیسے جس کے گمان میں آئی

جیسے دوزخ کی ہوا کھا کے ابھی آیا ہے
کس قدر واعظ مکار ڈراتا ہے مجھے

جب ۱۹۰۵ میں یگانہ عظیم آباد سے لکھنؤ آ گئے تو یہاں کے بزرگ شعرا جیسے: جاوید، عارف، اوج، فصاحت، انجم اور افضل وغیرہ سے تعلقات پیدا کیے اور ان حضرات کی صحبت میں بیٹھنے لگے ان حضرات نے یہاں کے مشاعروں میں طوفانِ بد تمیزی دیکھ کر علیحدگی اختیار کی تھی۔اس سلسلے میں یگانہ اپنی خود نوشت میں لکھتے ہیں:

''میں جب لکھنؤ آیا تو شعراء میں سب سے پہلے جناب مولوی بندہ کاظم صاحب جاوید سے رسم و راہ پیدا ہوئی اور اس کے بعد حضرت رشید و عارف و اوج و فصاحت و انجم و افضل وغیرہ سے نیاز حاصل ہوا، اس دوران یہ سب بزرگوار میدانِ مشاعرہ میں طوفانِ بد تمیزی دیکھ کر کنارہ کش ہو چکے تھے۔اس زمانے میں ایک جماعتِ بے ہودہ موسوم بہ معیار پارٹی، نے لکھنؤ میں بہت سر اٹھایا تھا اور اس جماعت کے اراکین میاں صفی، میاں عزیز، ثاقب، محشر اور اس طرح کے کچھ اور مجہول الحال لوگ تھے۔''(۳)

شروع میں معیار پارٹی کے شعراء سے بھی یگانہ کے تعلقات اتنے خراب نہیں تھے، انہیں مشاعروں میں بہ اعزاز بلائے جاتے تھے، مگر ایک بات تھی کہ لکھنؤ کے شعراء کسی غیر لکھنؤی شاعر کو کوئی ایسی خاص اہمیت نہیں دیتے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ یگانہ اور لکھنؤ شعراء کے درمیان خلیج بڑھتی گئی۔اس بات کی طرف وسیم فرحت کارنجوی اور ڈاکٹر سلیم اختر دونوں نے اشارہ کیا ہے۔ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

''لکھنؤ کے استاد شعرا غیر لکھنوی شاعر کو مستند ماننے کو تیار نہ تھے''۔(۴)

اس بات کا ثبوت چکبست کے زیر انتظام مشاعرے، جو ۶ مئی ۱۹۱۲ کو پنڈت برج نارائن کے مکان پر منعقد ہوا تھا، سے بھی ملتا ہے اپنی خود نوشت میں یگانہ لکھتا ہے:

''پنڈت برج نارائن چکبست نے ایک مشاعرہ خواجہ آتش علیہ الرحمتہ کی زمین، ''گریباں پھاڑ کے چل بیٹھے صحرا کے دامن میں'' میں کیا۔ میں بھی اس مشاعرے میں مدعو تھا حضرت عارف مرحوم اور حضرت افضل بھی شریک تھے اور بہت سے وکلا و بیرسٹر بھی تھے اور اس معیار پارٹی کے سب لوگ جمع تھے میری غزل پر ان حضرات نے اور ان کے ہوا خواہوں نے وہ وہ فرمائشی قہقہے لگائے کہ میں ہمیشہ ممنون و احسان رہوں گا''۔(۵)

ان حوالوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یگانہ سے چھیڑ چھاڑ اور انہیں خود سے کم تر باور کرانے کا سلسلہ اہل لکھنؤ کی طرف سے شروع ہوا تھا ۔دوسری بات کہ اگر کسی کا کلام معیار کے حوالے سے کچھ کمزور ہی کیوں نہ ہو، شعراء کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اس طرح کسی کا تمسخر اڑائے، ورنہ ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ یگانہ کا کلام اور وہ بھی معیار کے حوالے سے پست ہو، جس غزل پر ان کا مذاق اڑایا گیا تھا، وہ یہ غزل تھی

خدا معلوم، کیسا سحر تھا اس بت کی چتون میں

چلی جاتی ہیں اب تک چشمکیں شیخ و برہمن میں
کنارِ آب جو بیٹھے ہیں مستِ نکہتِ ساغر
نظر سوئے فلک اور ہاتھ ہے مینا کی گردن میں
بتاؤ سیرِ صحرا کی کوئی تدبیر وحشی کو
گریباں میں تو ہاتھ الجھا، پھنسا ہے پاؤں دامن میں
تھکے ماندے سفر کے سو رہے ہیں پاؤں پھیلائے
یہ سب مر، مر کے پہنچے ہیں بڑی مشکل سے مدفن میں
جو ہر دم جھانکتے تھے روزنِ دیوارِ زنداں سے
انہیں پھر چین آیا کس طرح تاریک مدفن میں
کجا موسیٰ، کجا مقصود سبحان الذی اسریٰ
رگڑ کر ایڑیاں بس رہ گئے، وادی ایمن میں
حجاب نازِ بے جا یاسؔ جس دن بیچ میں آیا
اسی دن سے لڑائی ٹھن گئی شیخ و برہمن میں (۶)

اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ اتنی گری پڑی غزل ہے کہ اس پر ایک معزز شخصیت کا مذاق اڑایا جائے، یقیناً جواب نہیں میں ہوگا۔

یگانہؔ کا رد عمل

ہر عمل کا ایک رد عمل ہوتا ہے بعض اوقات اوسط، بعض اوقات شدید اور بعض اوقات شدید تر، یگانہؔ کے ساتھ جب بار ہا مشاعروں میں یہی سلوک روا رکھا گیا تو انھوں نے بھی جوابی حملوں کی ٹھانی اور آہستہ آہستہ یاسؔ عظیم آبادی سے یگانہؔ چنگیزی بنتے گئے۔

اس سلسلے میں ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

''جواباً یگانہؔ نے لکھنؤ کے ساتھ ساتھ ملک کے دیگر اہم شعرا پر سخت ترین الفاظ میں تنقید کا آغاز کر دیا، یگانہؔ کی نرگسیت کو تسکین کے لیے شایانِ شان ہدف کی تلاش تھی جو غالبؔ کی صورت میں مل گیا یوں وہ غالب شکن بن گیا، لیکن یگانہؔ نے محض تبرہ بازی نہ کی بلکہ کلام کی پختگی اور الفاظ کے استعمال کے تخلیقی شعور سے خود کو اہم اور صاحب اسلوب شاعر بھی تسلیم کیا''۔(۷)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ان کی مخالفت لکھنوی شعراء کے ساتھ تھی تو وہ غالبؔ پر کیوں برسے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اہل لکھنؤ غالبؔ کو پرستش کی حد تک پسند کرتے تھے۔ اس لیے وہ بھی ان کی زد پر آ گئے اور اسی مخالفت میں انھوں نے غالب شکن کا نام پایا۔

پھر جب ۱۹۱۴ میں یگانہؔ کا اول شعری مجموعہ ''نشترِ یاس'' منظر عام پر آیا، اور اس میں ''ماہیت شاعری'' کے باب میں یگانہؔ نے لکھنوی شعراء کی

بچگانہ اور باوا آدم کا رنگ رکھنے والی شاعری کی خوب خبر لی اور اسی طرح ''نشترِ یاس'' کے بعد مارچ ۱۹۱۵ میں یگانہ کا عروض و قوافی کی مبادیات پر مبنی رسالہ ''چراغ سخن'' شائع ہوا، جس میں ''شعر و سخن'' سے معنون دیباچے میں شعراءِ لکھنؤ کے متعلق (ان کے بے جا رویے سے تنگ آکر) سخت زبان استعمال کی گئی، بلکہ اس دیباچے کے آخری حصہ میں ''اہل زبان و زبان دان'' کے عنوان سے یگانہ نے بڑے مدلل ڈھنگ سے اہل لکھنؤ کے مقابلے میں اپنے آپ کو نہ صرف اہل زبان بلکہ زبان دان بھی ثابت کیا تو وہ حضرات اس پر کافی چراغ پا ہوئے اور بقول وسیم فرحت کارنجوی:

''جیسے ہی یہ دو کتابیں منظر عام پر آئیں تو لکھنؤ والے اپنی صدیوں پرانی تہذیب، رکھ رکھاؤ، مجلسی اداب اور شائستگی بھول کر غیر مہذب اور رکیک حد تک ذلالت پر اُتر آئے اور انھوں نے ہر ہر زاویے سے یگانہ کو پریشان کرنا شروع کر دیا''۔(۸)

ممتاز حسین جونپوری لکھتے ہیں کہ:

''ایک شاعر جس کا تخلص آس تھا، نے فارسی میں آتش اور یگانہ کی ہجو میں ایک نظم لکھی جسے چھوٹے چھوٹے بچے چوک کے بازار میں یہ کہتے ہوئے بیچتے پھرتے تھے کہ ''یاس اور آس کی جھپٹ ایک پیسے کو'' صرف اتنا ہی نہیں بلکہ یگانہ کی ایک غزل کے بعض اشعار پر غلیظ مصرعے لگائے گئے، جس میں ان کے والدین کی شان میں کمال درجے کی گستاخیاں کی گئی تھیں''۔(۹)

اہل لکھنؤ نے اس پر بھی بس نہیں کیا اور اس شاعرانہ چشمک کو یہاں تک لے آئے کہ وہ عملی دشمنی کا روپ دھار گئی۔ اب وہ یگانہ کے روزگار کے پیچھے پڑ گئے، اور اس کی انتہا یگانہ کی ''اودھ اخبار'' سے برطرفی پر ہوئی۔ یگانہ پر عرصہ ءحیات اس قدر تنگ کر دیا گیا کہ ان کے لیے معاش کی کوئی صورت باقی نہیں رکھی گئی، ایک خط میں یگانہ، ضیاء احمد بدایونی، محررہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۲ کو یوں لکھتے ہیں:

''لکھنؤ نے تو میری وہ قدر کی کہ سبحان اللہ، غلیظ گالیاں، ناپاک ہجو، آبرہ ریزی کی فکریں، جھوٹی اور مجرمانہ افترپردازیاں میرے لئے جائز ہی نہیں بلکہ فرض سمجھ لی گئیں ہیں، یہی نہیں بلکہ میری روزی پر حملہ کر کے مجھے پریشان روزگار بنا کر کلیجہ ٹھنڈا کیا، اب تنگدستی کے ہاتھوں مجھے اپنی عمر بھر کا سرمایہ یعنی کتب خانہ تک کوڑیوں کے مول بیچ کر سر بہ صحرا ہونا پڑا''۔(۱۰)

یگانہ اور لکھنوی شعراء کے مابین یہ مخالفتیں اور بھی بڑھتی گئیں لہذا انھوں نے رائے عامہ کو بھی ہموار کر کے یگانہ کے خلاف کر دیا یعنی جو کچھ اہل لکھنؤ سے بن پڑتا تھا وہ سب انھوں نے کر دیا، مگر یہ سب کچھ کرنے کے باوجود وہ یگانہ کو جھکنے پر مجبور نہ کر سکے اور بقول ڈاکٹر سلیم اختر کے:

''یگانہ کی نہ جھکنے والی نرگسیت نے اس میں وہ ضد پیدا کر دی کہ وہ ٹوٹ تو گیا مگر جھک نہ سکا''۔(۱۱)

آخری عمر یعنی ستر سال کی عمر میں عبدالماجد دریاآبادی کے نام ایک خط میں چند رباعیوں کو جواز بنا کر (جس سے مسلمانوں کی تذلیل ہوتی تھی) مولانا صاحب نے (جس نے ایک وقت میں خود بھی کفر والحاد کی تمام حدوں کو پھلانگ لیا تھا) اپنے ہفتہ روزہ ''صدق جدید'' ۲۷ مارچ ۱۹۵۳ کے شمارے میں ان کے خلاف سخت اداریہ لکھا اور تینتالیس برس قبل کے پرانے واقعات دہرا لیے، کہ آپ غالب، اقبال، عزیز، اصغر او رجگر تمام کے خلاف تھے، اس کے ساتھ آپ پر ایک اور الزام لگایا گیا یعنی سب و شتم رسول اللہ ﷺ، لہذا ساری عوام آپ کے خلاف بھڑک

اٹھی اور لکھنؤ کے چند بد دماغ لڑکوں نے ۷۰ سالہ بوڑھے یعنی یگانہؔ کو جوتوں کا ہار پہنایا، ان کا منہ کالا کر کے، پیدل جلوس کے ساتھ چلنے پر مجبور کیا گیا، منصور نگر، کشمیری محلہ، چوک اور نخاس کے چوراہوں پر گھمایا گیا، اس دوران لوگ آپ کے چہرے پر مسلسل تھوکتے رہتے اور آپ یہ سب کچھ خاموشی سے برداشت کرتے رہے اسی طرح اہل لکھنؤ اور مولانا ماجد نے اپنی دل کی بھڑاس نکال لی۔(۱۲)

آخری عمر میں یگانہ کی خراب ذہنی حالت کی تصدیق مالک رام کے مضمون ''یگانہ چنگیزی'' سے بھی ہو جاتی ہے، ساتھ وہ یہ بھی فرماتے ہیں

''اس ملک میں ایک منظم حکومت ہے اور مسلمہ قانون اور تعزیرات کا ضابطہ ہے۔ یگانہؔ نے جو قصور کیا تھا، اس کے لیے ان پر باقاعدہ مقدمہ چلنا چاہئے تھا اگر عدالتِ مجاز ان کی دماغی کیفیت دیکھنے کے بعد انھیں مجرم اور سزا کا مستحق ٹھہراتی تو کسی کو اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہتی، یوں اگر ہر کوئی قانون ہاتھ میں لے کر، کسی کو پیٹ ڈالے یا قتل کرے کہ اس نے میرے باپ دادا کی توہین کی ہے تو اس ملک کے امن وامان کا کیا ہوگا''۔(۱۳)

وفات:

ابوالمعانی یاس یگانہؔ چنگیزی ایک بھرپور ہنگامہ خیز زندگی گزارنے کے بعد ۴ فروری ۱۹۵۶ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ انتقال سے کچھ دن پہلے بقول وسیم فرحت کارنجوی کے

''انھوں نے بعض ذمہ دار حضرات کو گھیر بلایا جن میں پروفیسر احتشام حسین بھی شامل تھے اُن کے سامنے تین بار کلمہ پڑھا اور پوچھا کیا میں مسلمان ہوں جب ان حضرات نے اقرار کر لیا تب انھیں اطمینان ہوا''۔(۱۴)

فرحت کے علاوہ کئی اور حضرات نے بھی یگانہؔ کے کلمہ پڑھنے کا اقرار کیا ہے ان حضرات میں سب سے اہم بیان ڈاکٹر شیخ انصار حسین کا ہے جو یگانہ کے سسرالی بھانجے تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ۔

''انتقال سے ایک شب قبل انھوں نے میری والدہ، میری خالہ اور میری بھاوج مرحومہ کو بلایا اور کہنے لگے زکیہ بیگم (میری والدہ کا نام) اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے مگر پیروں میں ورم آچکا ہے میں اپنے آخری منزل میں ہوں، پھر کہنے لگے، دیکھو زکیہ بیگم میں کچھ پڑھ رہا ہوں، تم لوگ غور سے سنو، یہ کہہ کر وہ کلمے کی تلاوت کرنے لگے۔ کلمے کے بعد خدا کا شکر ادا کیا اور کہا یہ دنیا والے تو مجھے کافر، ملحد اور نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں تم لوگ گواہ رہنا۔ پھر آرام فرمانے لگے اور دوسرے دن انتقال کر گئے''۔(۱۵)

وسیم فرحت کارنجوی، ڈاکٹر شیخ انصار حسین کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ کے جنازے میں فقط چھ، سات افراد نے شرکت کی، جبکہ شمس الحق کہتے ہیں۔

''ان کے جنازے میں بمشکل بارہ آدمی شریک تھے''۔(۱۶)

مگر چونکہ انصار حسین ان کے قریبی رشتہ دار ہیں لہذا ان کے بیان کو درست گردانا چاہئے۔

یگانہؔ، اردو ادب کے چند اہم اہل قلم کی نظر میں:

(1 سید سلیمان ندوی:

''میرزا یاس عظیم آبادی اردو کے مشہور شعراء میں سے ہیں۔ یہ بات بلا خوف و تردید کہی جا سکتی ہے کہ یگانہ اپنے وقت کے ایک کامل شاعر ہیں ،ان کے خیالات بلند ہیں ، زبان صاف ستھری، ترکیبیں چست اور کلام حشو و زوائد سے پاک ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ لکھنؤ کے طرز شاعری میں ان کے ہنگاموں کے باعث مفید انقلاب پیدا ہوا ہے ، ان کے رباعیات کے مضامین نہ صرف فلسفہء خودی کی تشریح پر مشتمل ہیں بلکہ انفس کے بعد آفاق کا فلسفہ بھی ان میں جا بجا بیان کیا گیا ہے ، کہتے ہیں اور کیا خوب کہتے ہیں''۔(۱۷)

(2 آل احمد سرور:

''یگانہ واقعی بہت اچھے شاعر تھے ان میں ایک انفرادیت تھی ان کا رنگ ہم عصروں سے الگ تھا۔ اس میں ایک مردانگی، ایک تیور، ایک ولولہ ،ایک آن بان نظر آتی ہے''۔(۱۸)

(3 نیاز فتح پوری:

''یگانہ پہلا شخص تھا جس نے لکھنؤ کے روتے اور بسورتے رنگ تغزل پر کاری ضرب لگائی اور یہ کہنا غالباً غلط نہ ہو گا کہ یگانہ ہی نے سب سے پہلے اپنے زمانے کے لکھنوی شاعروں کی اس رنگ تغزل کو بدلہ، جو اپنا اصلی رنگ چھوڑ کر ، بے تمیزی کے ساتھ غالب کی تقلید پر آمادہ ہو گئے تھے''۔(۱۹)

(4 مجنون گورکھپوری:

''یگانہ پہلے شاعر ہیں جو ہم کو زندگی کا جبروتی رخ دکھاتے ہیں اور ہمارے اندر سعی و پیکار کا ولولہ پیدا کرتے ہیں''۔(۲۰)

(5 باقر مہدی:

''اردو غزل میں میر اور غالب کے بعد تیسرا نام جو سب سے زیادہ قابل احترام اور اہمیت کا مالک ہے، وہ یگانہ کا ہے''۔(۲۱)

(6 نریش کمار شاد:

''یگانہ بلاشبہ اس دور کے نہایت عظیم غزل گو شعراء میں سے ہیں اور ان کی عظمت میں شک کرنا، ادبی خیانت کے مترادف ہے''۔(۲۲)

(7 ڈاکٹر سلیم اختر:

''الفاظ کے بر محل استعمال کے ہنر کے رمز شناس یگانہ سے آج کا ادبی مورخ صرف نظر نہیں کر سکتا''۔(۲۳)

حرفِ آخر:

میرزا واجد حسین یگانہ چنگیزی واقعتاً اپنے وقت کے سر بر آوردہ شعراء میں سے تھے ۔ اہل لکھنؤ کو چاہئے تھا کہ ان کی استادی، قادر الکلامی، ذہانت اور جدت طراز طبیعت کو بہ نظر استحسان دیکھتے اور انھیں تسلیم کرتے۔

غالب اور اقبال وغیرہ پر یگانہ کی حرف گیری کی بنیاد، اہل لکھنو کو خوب معلوم ہے، کہ کس نے رکھی؟ لہذا مناسب یہ تھا کہ وہ اپنے گریباں میں

جھانک لیتے۔

آخری عمر میں قریباً ستر سالہ بوڑھے کا منہ کالا کر کے، گلے میں جوتیوں کا ہار ڈال کر اور گدھے پر بٹھا کر گھمانا، یہ کہاں کی انسانیت تھی؟(جس کے بارے میں یہ خیال بھی ہو کہ ان کی ذہنی کیفیت بھی درست نہیں تھی)اس بات کی اجازت کونسا اسلام اور کونسا قانون دیتا ہے؟یقیناً یہ سب ساری ایسی چیزیں ہیں کہ اہل نظر و فکر اور حساس حضرات انہیں کسی طرح نہیں بھلا سکتے، شاید اہل لکھنؤ نے اپنی انسانیت اور شرافت کا جنازہ یگانہؔ کے جنازے سے بھی قریبا تین سال پہلے اس دن نکال لیا تھا، جس دن انھوں نے حضرت یگانہؔ کا منہ کالا کر کے انھیں گدھے پر بٹھا کر سارے شہر میں پھرایا تھا۔

Refrences

1.Yagana Changaizi,Wasim Farhat," .Yagana Changaizi (Shakhsiat w fan)
Book Corner Printers Jehlam June 2015 page126
2.Yagana Changaizi,Wasim Farhat," .Yagana Changaizi (Shakhsiat w fan)
Book Corner Printers Jehlam June 2015 page126
3. Yagana Changaizi,Mirza wajid Husain"Khudnawisht e Yaghana" Ali Garh Megzine ,Ali Garh 1960 page no 157
4.Salim Akhtar Dr"Urdu ki Mukhtasir Tareen tarikh"Sang e meel Publications ,Lahore 2013 page 409
5. Yagana Changaizi,Mirza wajid Husain"Khudnawisht e Yaghana" Ali Garh Megzine ,Ali Garh 1960 page no 159.
6.Mushfiq Khwaja(Compiler)"Kuliat e Yagana",ikadmi Bazyaft ,Karachi 2003 page no 351
7.Salim Akhtar Dr"Urdu ki Mukhtasir Tareen tarikh"Sang e meel Publications ,Lahore 2013 page 409.
8.Yagana Changaizi,Wasim Farhat," .Yagana Changaizi (Shakhsiat w fan)
Book Corner Printers Jehlam June 2015 page26.
9.Mumtaz Husain JonPuri"Yagana awr un ki shairi"include"Shaoor" Karachi ,1959 page 31.
10.Yagana Changaizi,Wasim Farhat," .Yagana Changaizi (Shakhsiat w fan)
Book Corner Printers Jehlam June 2015 page193.
11. .Salim Akhtar Dr"Urdu ki Mukhtasir Tareen tarikh"Sang e meel Publications ,Lahore 2013 page 409.
12.Yagana Changaizi,Wasim Farhat," .Yagana Changaizi (Shakhsiat w fan)
Book Corner Printers Jehlam June 2015 page183.
13.Malik Ram "Yagana Changaizi" include "yeh Sooratain Ilahi" Maktaba Jamea Dehli,Feb 174,page No 18.
14. Yagana Changaizi,Wasim Farhat," .Yagana Changaizi (Shakhsiat w fan)
Book Corner Printers Jehlam June 2015 page365.
15.Ansar Husain Shaikh Dr"Mirza Yagana,Yadain awr Mulaatain'' Takhliqi Adab ,Karachi 1980,page No 417.
16.Shams ul Ha"Paimana e Ghazal" National Book Foundation ,Islam Abad March 2015 page 298.
17.Sayyed Sulaiman Nadvi"Tarana" include "Maarif" April 1934 page 314
18.AAL Ahmad Suroor"Khawab Baqi Hain" Educational Book House 1990 page 42.
19. Niaz Fateh Poori:bazm e Nighar No"Mahnama Nihgar,Lakhnow Jan 1941 page 222.
20.Majnoon Ghorakhi Puri"Ghazal awr Asre Jadid"Include "Nighar" Lakhnow 1942 page 50.
21.Baqir Mehdi" Yagana Aart" include"AAJ Kal'' Dehli May 1956 page 15.
22.Narish Kumar "Yas ki Khud Paristi" include "Naya Dor"Lakhnow,July 1961 page 15.
23. .Salim Akhtar Dr"Urdu ki Mukhtasir Tareen tarikh"Sang e meel Publications ,Lahore 2013 page 410.

حوالہ جات

(۱)یگانہ چنگیزی، وسیم فرحت کارنجوی (علیگ) ''یگانہ چنگیزی (شخصیت وفن مع انتخاب کلام)'' بک کارنر پرنٹرز جہلم جون ۲۰۱۵ ص۱۲۶

(۱)یگانہ چنگیزی، وسیم فرحت کارنجوی (علیگ) ''یگانہ چنگیزی (شخصیت وفن مع انتخاب کلام)'' بک کارنر پرنٹرز جہلم جون ۲۰۱۵ ص۱۲۶

(۳)یگانہ چنگیزی، میرزا واجد حسین، ''خود نوشتِ یگانہ''، علی گڑھ میگزین، علی گڑھ، ۱۹۶۰، صفحہ نمبر ۱۵۷

(۴) سلیم اختر، ڈاکٹر، ''اُردو ادب کی مختصر ترین تاریخ''سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳، صفحہ نمبر ۴۰۹

(۵)یگانہ چنگیزی، میرزا واجد حسین، ''خود نوشتِ یگانہ''، علی گڑھ میگزین، علی گڑھ، ۱۹۶۰، صفحہ نمبر ۱۵۹

(۶) مشفق خواجہ (مرتب)، ''کلیاتِ یگانہ''، اکادمی بازیافت، کراچی، ۲۰۰۳، صفحہ نمبر ۳۵۱

(۷) سلیم اختر، ڈاکٹر، ''اُردو ادب کی مختصر ترین تاریخ''سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳، صفحہ نمبر ۴۰۹

(۸)فرحت، وسیم کارنجوی ''یگانہ چنگیزی'' بک کارنر، جہلم، جون ۲۰۱۵، صفحہ نمبر ۲۶

(۹)ممتاز حسین، جون پوری ''یگانہ اور اُن کی شاعری''، مشمولہ ''شعور'' کراچی، ۱۹۵۹، صفحہ نمبر ۳۱

(۱۰)فرحت، وسیم کارنجوی ''یگانہ چنگیزی'' بک کارنر، جہلم، جون ۲۰۱۵، صفحہ نمبر ۱۹۳

(۱۱) سلیم اختر، ڈاکٹر، ''اُردو ادب کی مختصر ترین تاریخ''سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳، صفحہ نمبر ۴۰۹

(۱۲)فرحت، وسیم کارنجوی ''یگانہ چنگیزی'' بک کارنر، جہلم، جون ۲۰۱۵، صفحہ نمبر ۱۸۳

(۱۳)مالک رام، ''یگانہ چنگیزی''، مشمولہ ''یہ صورتیں الٰہی'' مکتبہ جامعہ، دہلی، فروری ۱۹۷۴، صفحہ نمبر ۱۸

(۱۴)فرحت، وسیم کارنجوی ''یگانہ چنگیزی'' بک کارنر، جہلم، جون ۲۰۱۵، صفحہ نمبر ۳۶۵،۳

(۱۵)انصار حسین، شیخ، ڈاکٹر، ''میرزا یگانہ، یادیں اور ملاقاتیں''، تخلیقی ادب، کراچی، ۱۹۸۰، صفحہ نمبر ۴۱۷

(۱۶) شمس الحق، محمد ''پیمانۂ غزل'' جلد اوّل، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، مارچ ۲۰۱۵، صفحہ نمبر ۲۹۸

(۱۷)سید سلیمان ندوی، تبصرہ بر ''ترانہ''، مشمولہ ''معارف'' شمارہ نمبر ۴، جلد نمبر ۳۳، اپریل ۱۹۳۴، صفحہ نمبر ۳۱۴

(۱۸)آل احمد سرور، ''خواب باقی ہیں'' ایجوکیشنل بک ہاوس، ۱۹۹۰، صفحہ نمبر ۴۲

(۱۹)نیاز، فتح پوری، ''بزم نگار نمبر'' ماہنامہ نگار، لکھنؤ، جنوری، ۱۹۴۱، صفحہ نمبر ۲۲۲

(۲۰) مجنون، گورکھ پوری، ''غزل اور عصر جدید''، مشمولہ ''نگار''، لکھنؤ، جنوری، ۱۹۴۲، صفحہ نمبر ۵۰

(۲۱) باقر مہدی، ''یگانہ آرٹ''، مشمولہ ''آج کل'' دہلی، مئی ۱۹۵۶، صفحہ نمبر ۱۵

(۲۲)نریش کمار ''یاس کی خود پرستی''، مشمولہ، ''نیا دور''، لکھنؤ، جولائی، ۱۹۶۱، صفحہ نمبر ۳۲

(۲۳) سلیم اختر، ڈاکٹر، ''اُردو ادب کی مختصر ترین تاریخ''سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳، صفحہ نمبر ۴۱۰

References

(1) YaGanha Ching YZi, Wasim Farhat Karanjoy (A.G.) "YaGaana ChingYiZi (Person and Art with Choice of Words)" Book Corner Printers Jhelum June 2015 p.126

(1) YaGanha Ching YZi, Wasim Farhat Karanjoy (A.G.) "YaGaana ChingYiZi (Person and Art with Choice of Words)" Book Corner Printers Jhelum June 2015 p.126

(3) YaGana ChingYiZhi, M.I. Razza Wajid Hussain, Autobiography Of Ganah", Aligarh, 1960, p. 157.

(4) Dr. Salim Akhtar, Dr. "Urdu Literature Ki ShortYin TaariKha" Sung-e-M.L. Publ.Y.K. Sessions,

Lahore, 2013, p.409.
(5) Y. Ganha ChingYiZhi, M. R. Raza Wajid Haseen, Autobiography Of Ganah" Aligarh, 1960, p. 159
(6) Mushfaq Khwaja (ed.), "Kal-i-at-ya gaana", Akadam-e-Baz-i-Ift , Karachi, 2003, p. 351.
(7) Dr. Salim Akhtar, Dr. "Urdu Literature Ki ShortYin TaariKha" Sung-e-M.L. Publ.Y.K. Sessions, Lahore, 2013, p.409.
(8) Farhat,Wisim Karanjoy, "YaGanhchungYzi" Book Corner, Jhelum, June 2015, p. 26
(9) Mumtaz Hussain, Jonpuri "Ya Gaana and HisPoetry" Contents "Consciousness" Karachi, 1959, p.31
(10) Farhat,Wisim Karanjoy, "YaGanhchungYzi" Book Corner, Jhelum, June 2015, p. 193
(11) Dr. Salim Akhtar, Dr. "Urdu Literature Ki ShortYin TaariKha" Sung-e-M.L. Publ.Y.K. Sessions, Lahore, 2013, p.409.
(12) Farhat,Wisim Karanjoy, "YaGanhchungYzi" Book Corner, Jhelum, June 2015, p. 183
(13) Malik Ram, Y. Ganaching Y. "Contents" in the form of "Maktaba Jamia, Dahli, February 1974, p.18.
(14) Farhat,Wisim Karanjoy, "YaGanhchungYzi" Book Corner, Jhelum, June 2015, pp.53,36
(15) Ansar Hussain , Sh.Y.K., Dr., M.R.A.I. Ganah, Y.A.D.I. and Meet-ups"
(16) Shams-ul-Haq, Muhammad "P.I. Mana Ghazal", Vol. 1,National Book Foundation, Islamabad, March 2015, p.298
(17) S.I.D. SaliMan Nadwi, Commentary on "Tarana" Content "Ma'arif" Issue No. 4, Vol.33, April 1934, p. 314
(18) Al-Ahmad Sarwar, "Dreams Are Left" At The Jewish National Book House, 1990, p.42.
(19) N.Y. Az, Fatehpuri, "Bazm Nigar No", Monthly Nigar, Lucknow, Januri, 1941, p.222
(20) Majnu, Gorakhpuri, Ghazal and AsrJadid, "Nigar", Lucknow, Janori, 1942, p.50
(21) Baqir Mahdi, "YaGana Art" Mushmulah "Aaj Kal" Dahli, May 1956, p. 15
(22) Narish Kumar, "His Self-CenteredNess", "N.Y. Adoor" Lucknow, July 1961, p.32
(23) Dr. Salim Akhtar, Dr. "Urdu Literature" Short Yin TaariKha" Sung M.L. Publ. Yaq Tions, Lahore, 2013, p.410